ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)

Vol.8.No.3 2025

بنیان المرصوص کا تاریخی پس منظر اور عصرِ حاضر میں اس کا اطلاقی جائزہ

THE HISTORICAL BACKGROUND OF *BUNYAN AL-MARSUS* AND ITS APPLIED ANALYSIS IN THE CONTEMPORARY ERA

Dr Yasmeen Nazir
Asst Professor of Islamic Studies
Govt Sadiq Collage Women University BWP
Email: Yasmin.nazir@gscwu.edu.pk
ORC ID: 0000-0002-5029-0486
Mehreen Majeed
PHD Scholar, Department of Islamic Studies
Govt Sadiq Collage Women Uninversity Bahawalpur
Email: mehreenmajeed9296@gmail.com
ORCID: 0009-0000-8631-899x

Abstract:

Bunyanun marsus Pakistan military

It means a solid structure of Pakistan army power. it is the example of unity , discipline, collective strength among believes.This is the Historically reflects unity and organisation of Prophet Mohammad ﷺ Companinons who stood together in the cause of Islam. This is the example of empower the ummah. The concept and virtue of jihad in Islam is a distinctive concept of Islam compared to other religions and sects, according to which, while the protection of life, property, intellect and race is considered a fundamental right, unlike secularism, the protection of religion is also included in the fundamental rights in the eyes of Islam. Undoubtedly, this concept of jihad is a great proof of the truthfulness and comprehensiveness of Islam. By internalizing the principle of Bbunyan un marsus , muslim societies can overcome division, resist external pressure and became a source of global stability, justice and ethical guidannce.

Keywords : Pakistan Army , Baniyanun mersoos , unity , Ummah

تعارف موضوع

سورہ صف قرآن مجید کی مدنی سورہ ہے ۔اٹھائیسویں پارے میں اکسٹھ ویں نمبر پہ موجود ہے جس کے دو رکوع ہیں اور چودہ آیات پر مشتمل ہے۔[1]

"وہ بنیاد جو معاہدے سے مضبوط ہو گی جس کو توڑنا نا ممکن ہو۔"[2]

"وہ جماعت جو متحد ہو اور ایسے مضبوط ہو جیسے پختہ دیوار ہو۔"[3]

"ایسی طاقتور امت جو اپنے عزم میں اتنی ثابت قدم رہتی ہو کہ کسی بھی مشکل کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہتی ہو۔"[4]

"بنیان المرصوص سے مراد ایک محفوظ قلعہ ہے کہ جس میں کوئی داخل نہ ہو سکے۔ایک ہی لائن میں ترتیب سے ہو کہ درمیان میں کوئی خلا نہ ہو۔اور کوئی اس میں سے نہ گزر سکے اور جو ہل نہ سکے جس کو کوئی توڑ نہ سکے۔"[5]

"مسلمان اس مضبوط دیوار کی طرح ہیں کہ جس میں تمام اینٹیں آپس میں جڑی ہوتی ہیں۔اور ہر اینٹ اپنا فریضہ سر انجام دے رہی ہے۔اگر ایک اینٹ بھی الگ ہوئی تو پوری امت کی عمارت کو خطرہ ہو سکتا ہے۔اس لئے مسلمان آپس میں متحد ایک مضبوط اور طاقتور قوم ہیں۔"[6]

سورہ صف کی چوتھی آیت میں جہادیوں کی صف ہونے کی وجہ سے اس سورہ کا نام سورہ صف رکھا گیا ہے۔یہ سورہ جنگ احد کے قریب زمانے میں نازل ہوئی۔اس سورہ میں جہاد کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ جو اللہ تعالی کے نزدیک بہت محبوب عمل ہے مسلمانوں کا جو ابتدائی مکی دور تھا وہ الگ نوعیت کا تھا لیکن مدنی دور میں مسلمانوں کو مختلف مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔مدنی دور میں مسلمانوں کو جہاد کرنے کا موقع مل گیا۔

"صف کے معنی قطار جس میں سب برابر ایک خط پہ ہوں"[7]

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

سورہ صف میں لفظ بنیان المرصوص کا ذکر کیا گیا ہے۔ سورہ صف کے شروع میں اللہ تعالی کے نام کی تسبیح بیان کی گئی ہے سبح للہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ کائنات میں موجود تمام چیزیں اللہ کی تسبیح بیان کر رہی ہیں۔ سورہ صف کا اصل موضوع دین اسلام کا غلبہ اور عملی وانقلابی کوشش کرنا بھی جہاد کرنا ہے۔ جہاد کا اصل مقصد تمام نسل انسانی کی فلاح و بہبود ہے۔

قرآن مجید میں سورہ صف میں بیان کیا گیا ہے :

"إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ " 8

"بے شک اللہ تعالی ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ جہاد کرتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہو۔"

تفسیر :

"مسلمانوں کو جہاد کرنے کا حکم دیا گیا کہ مسلمان اب جہاد کرے جو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل ہے۔"[9]

"مجاہدین اللہ کی راہ میں اس طرح سے جہاد کریں کہ ان کے قدم نہ لڑکھڑائیں۔"[10]

اللہ تعالی کو وہ لوگ محبوب ہیں جو اس کی راہ میں صفیں باندھ کر جہاد کرتے ہیں جیسا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہو آج کے دور میں بنیان المرصوص سے مراد concrete wall reinforcement ہے۔ جیسے بنکر ہوتے ہیں مضبوط جن کو کوئی توڑ نہیں سکتا جو فوج ایک ہی صف میں کھڑے ہو کر اللہ تعالی کے لیے جہاد کرتے ہیں اور تتر بتر نہیں ہوتے یعنی خلوص دل کے ساتھ لڑنا قتال کرنا ہے۔ بنیان المرصوص سے مراد ایسی دیواریں جو بڑے بڑے ڈیم کو بنانے کے لیے بنائی جاتی ہیں پرانے زمانے میں اگر کوئی مضبوط دیواریں بنائی جاتی تھیں تو ان کے اندر تانبہ پگھلا کر ڈالا جاتا تھا جس سے وہ دیواریں مضبوط ہو جاتی تھیں۔ بنیان المرصوص بھی مضبوط دیوار کا ذکر سورہ کہف کی آیت نمبر چھیانوے میں بھی ملتا ہے کہ جس میں ذوالقرنین بادشاہ نے یاجوج ماجوج کے حملے سے بچنے کے لیے لوہے کے تختوں کی مدد سے دیوار کھڑی کرنے کا حکم دیا تھا۔ (**اتولی افرغ علیه قطرا**)[11]

"لاؤ میں اس میں پگھلا ہوا تانبہ ڈال دوں"۔

بنیان المرصوص سے مراد مجاہدین کی وہ قطار ہیں جن کو کوئی ہٹا نہ سکے۔ ہر مجاہد انصاف میں اپنے مضبوط قدموں کے ساتھ اس طرح سے کھڑا ہو کہ دشمن ان کو اپنی جگہ سے نہ ہٹا سکے جیسے مسلمان نماز میں صفیں باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں اس طرح میدان جنگ میں مسلمان اپنے وطن کی حفاظت اور دین اسلام کی سربلندی کے لیے صفیں باندھ کر کھڑے ہو اور اسلام کی حفاظت کے لیے جنگ کریں۔ اللہ تعالی کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل جہاد کرنا ہے مسلمانوں کی جماعت کے تمام افراد کے نظریات ایک جیسے ہوں اہداف بھی ایک ہو تمام افراد دیکھوں نظام میں بھی منظم ہو اور مقصد بھی ایک ہو جیسے تسبیح کے دانے اور ہدف بھی ایک ہوتا ہے۔[12]

ایک مسلمان کو بھی ایسا ہونا چاہیے کہ وہ جو کہے وہی کرے بھی صحیح کہنے اور کرنے میں مطابقت ہونی چاہیے۔ مجاہد کو ہمیشہ صبر کا پہاڑ ہونا چاہیے جو تمام مشکلات کو خندہ پیشانی سے برداشت کرے اور ثابت قدم رہے۔[13]

حدیث نبوی :

"عرض کیا گیا یا رسول اللہ کون شخص سب سے افضل ہے آپ ﷺ نے فرمایا وہ مومن جو اللہ کے راستے میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرے۔ صحابہ نے پوچھا اور اس کے بعد کون فرمایا وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں رہنا اختیار کرے اللہ تعالی کا خوف رکھتا ہے اور لوگوں کو چھوڑ کر اپنی برائی سے ان کو محفوظ رکھے۔"[14]

اس حدیث نبوی میں جہاد کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے مسلمانوں پر جہاد فرض کیا ہے۔

جہاد کے معنی و مفہوم :

جہاد کی فضیلت جہاد کے معنی جدوجہد کرنا کوشش کرنا اللہ تعالی کی راہ میں اپنے قلب اور محبوب ترین چیز قربان کرنا جہاد کہلاتا ہے۔

سورہ صف میں اللہ تعالی نے قتال فی سبیل اللہ کا حکم دیا ہے کہ مسلمانوں تم دین اسلام کی سربلندی کے لیے جہاد کے لیے نکلو۔

حدیث نبوی :

"اور ابودردہ نے کہا کہ تم لوگ اپنے نیک اعمال کی بدولت جنگ کرتے ہو اور اللہ تعالی کا سورہ صف میں یہ ارشاد ہے کہ اے لوگو جو ایمان لا چکے ہو ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑی غصے کی بات ہے یہ تم وہ کہو جو خود نہ کرو۔ بے شک اللہ تعالی ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کے راستے میں صف بنا کر رہے جم کر لڑتے ہیں جیسے سیسہ پلائی ہوئی ٹھوس دیوار ہو۔"[15]

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

سیدنا عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں ہم صحابہ کرام ایک دن بیٹھے ہوئے آپس میں یہ تذکرہ کرتے ہیں کہ کوئی جائے اور رسول اللہ سے یہ دریافت فرمائے کہ اللہ کا سب سے محبوب عمل کون سا ہے مگر ابھی کوئی کھڑا بھی نہ ہوا تھا کہ ہمارے پاس رسول اللہ کا قاصد پہنچا اور ہم میں سے ایک ایک کو بلا کر رسول اللہ کے پاس لے گیا جب ہم جمع ہو گئے تو آپ نے اس پوری سورہ صف کی تلاوت کی جس میں یہ ذکر ہے کہ جہاد سب سے زیادہ محبوب ہے اللہ تعالی کو۔[16]

"مقاتل بن حیان رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں نے کہا کہ اللہ تعالی کو کون سا عمل پسند ہے تو یہ آیات نازل ہوئیں کہ میری راہ میں صفیں باندھ کر مضبوطی کے ساتھ جم کر جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالی پسند فرماتا ہے۔ پھر احد کے دن ان کی آزمائش ہوئی اور وہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے پھر یہ آیات نازل ہوئی کہ وہ کہتے ہیں وہ کرتے نہیں۔"

ڈاکٹر اسرار احمد نے لفظ بنیان المرصوص کے بارے میں قرآن مجید کی تفسیر بیان القرآن میں بیان کیا ہے کہ اس آیت کا اصل پیغام یہ ہے کہ سب سے بڑی نیکی اور اللہ تعالی کا پسندیدہ عمل جہاد یا قتال فی سبیل اللہ ہے۔[17]

فلسفے کی اصطلاح میں سب سے اعلی خیر یا نیکی کو summum bon کہا جاتا ہے ہر فلسفے میں ایک بلند ترین نیکی اعلی نیکی کا تصور ہوتا ہے جس کو visual highest کہا جاتا ہے۔

قتال کئی منزلوں سے گزر کر جہاد کے مقام تک پہنچتا ہے جس کو قتال فی سبیل اللہ کہا جاتا ہے آپ ﷺ نے تیرہ سال تک مکہ میں اور دو سال تک مدینہ میں تقریبا پندرہ سال تک تبلیغ کے فرائض سرانجام دیے۔ آپ ﷺ نے صبر کا مظاہرہ کیا ظلم و ستم برداشت کیے تو اللہ تعالی نے بالاخر سورہ صف میں جہاد کا حکم دیا وہ بھی جہاد فی قتال فی سبیل اللہ کا حکم۔[18]

بنیان المرصوص کا تاریخی پس منظر:

"اگر ہم تاریخ کے اوراق تو کچھ اسلامی معرکہ ہیں۔ "اسلامی کے ابتدائی دنوں میں نظر آتا ہے جہاں مسلمانوں کی قلیل تعداد 313 نے دشمن کے جنگی ہتھیاروں سے لیس ہزاروں کی تعداد کو ملیامیٹ کر دیا۔ واقعہ بدر مسلمانوں کی نہ صرف عظیم کامیابی بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کی چشم دید گواہ ہے۔"[19]

کیا بنیان المرصوص کو ہم واقعہ بدر جیسا جہاد قرار دے سکتے ہیں؟ بالکل ایسا ہی ہے یہ جنگ صرف بھارت اور پاکستان کی نہیں بلکہ حق و باطل کی تھی۔ یہاں بھی محدود وسائل محدود جنگی ساز و سامان کے باوجود ایمان سے لبریز فوج نے اللہ پہ بھروسہ کرتے ہوئے اپنے سے دوگنی فوج کا غرور خاک میں ملا دیا۔ دراصل فتح و نصرت تب ہی ملتی ہے جب آپ ایمانی طاقت سے لبریز ہونے کے ساتھ ساتھ جذبہ جہاد بھی رکھیں۔ جہاد نہ صرف اللہ کی راہ میں لڑنے کا نام ہے بلکہ زندگی اور موت سے بے پرواہ ہو جانا اور ہر صورت میں اپنی منزل کو پانا ہی دراصل جہاد ہے۔ جہاد نہ صرف اسلام کی اساس ہے بلکہ مسلمانوں کے لئے مضبوط طاقت بھی ہے۔ جذبہ جہاد سے سرشار اسلام کے لئے نکلتا ہے تو اس کے دل میں ایک ہی بات ہوتی ہے۔ سر کٹے یا روح نکلے یا تو فاتح بننا ہے یا غازی یا شہید بننا ہے۔ ایسے تو نہیں کہ طارق بن زیاد نے اپنی فوج کو اندلس کی سرزمین پر اتارا تو ایک ہی حکم دیا۔ کشتیاں جلا دو کیا ہم خالد بن ولید کو بھول جائیں جنہوں نے حق کے لئے 100 معرکے لڑے اور ان جنگوں میں فتح حاصل کی اور پھر ایک ہی خواہش تھی کہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوئے شہید ہونا ہے۔ یہ ہے اسلام اور اسلام کے سپہ سالار اور یہ ہے ہمارا دین اور طاقت۔ ایسے دین کے پیروکاروں اور ایسے دین کے جیالوں سے کون جیت سکتا ہے۔ جنہوں نے اپنی جانوں کو ہتھیلیوں پر رکھا ہو۔ جنرل عاصم منیر ایسی ہی کڑی کا حصہ ہیں یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ وطن پر وقت آئے اور اسلام کا بول بالا کرنا ہو تو عمر بن خطاب کا یہ سپاہی پیچھے ہٹتا۔ آج ہماری فوج ہمارے سپہ سالار اور جیالوں نے یہ ثابت کر دیا کہ اگرچہ ہم دین سے غفلت برتیں لیکن اگر وقت پڑے گا تو ہمارا جذبہ ایمانی ہمیں اپنی بنیاد سے دوبارا جوڑ دے گا۔ آج پور قوم جنرل عاصم منیر اور پاکستانی افواج کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے ہمیں دشمن کے سامنے رسوا ہونے سے بچایا اور خود کو بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو کر دیا۔

بنیان المرصوص کا اثر حاضر میں اطلاقی جائزہ

آپریشن بنیان المرصوص

بنیان المرصوص سے مراد سیسا پلائی دیوار یا آہنی دیوار کے ہیں۔ پاکستانی فوج نے ہندوستان پہ جواب حملہ 10 مئی 2025 کو فجر کی نماز کے بعد کیا جس کو افواج پاکستان نے آپریشن بنیان المرصوص کا نام دیا۔[20]

یعنی مضبوط دیوار کے ہیں جنرل عاصم منیر نے اس آپریشن کا آغاز فتح میزائل چلا کر کیا گیا جنرل عاصم منیر نے یہ آیت پڑھی اور ہندوستان پر جوابی حملہ کیا۔ انڈیا کی ادھم پور پٹھان کوٹ ایر بیس برہمواز س سٹور تیج تباہ ہو گئی جبکہ سائبر اٹیک کے ذریعے ہندوستان کی 70 فیصد بجلی بند کر دی گئی یہ ہندوستان کے آپریشن سندور کی جوابی کاروائی کے طور

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)

Vol.8.No.3 2025

پر ہوا جب ہندوستان نے چھ سے سات مئی کی درمیانی رات پاکستان کے مختلف مقامات پر حملے کر دیے تھے جس سے انہوں نے پاکستان کی مختلف مساجد کو شہید کر دیا اور بہاولپور کی مسجد سبحان پر حملہ کر کے شہریوں عام سویلین کو شہید کیا اور دوسرے مقامات کو بھی نشانہ بنایا۔[21]

ڈی جی آئی ایس پی آر احمد شریف چوہدری اور وزیر اعظم نے پاکستان کے دفاع کو مد نظر رکھتے ہوئے عوام کو لمحہ بہ لمحہ آگاہ کرتے رہے افواج پاکستان نے پاکستانی عوام کی دعاؤں سے اور پاکستان کی سربلندی کے لیے 10 مئی کو جوابی کاروائی کی اور انڈیا کو ہرا دیا اور اس آپریشن کا نام بنیان المرصوص ہے۔ اللہ تعالی کے فضل و کرم سے افواج پاکستان اس آپریشن بنیان المرصوص میں کامیاب ہوئی اور ملک پاکستان کی افواج کامیابی سے ہمکنار ہوئی اور پاکستان کے دفاع میں کامیاب ہوئی بالآخر پاکستان اور انڈیا کے درمیان سیز فائر ہو گیا اور جنگ بند ہو گئی۔[22]

"افواج پاکستان نے جس جرات و ہمت کا ثبوت دیا اس کا اندازہ لگانا ناممکن ہے یہ تو بھارت کو اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ پاکستان سے جو ٹکرائے گا وہ چور چور ہو کر رہ جائے گا انڈیا کی جارحیت کی وجہ سے یہ جنگ شروع ہوئی جس میں مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ اگر مسلمانوں پہ جنگ تھوپ دی جاتی ہے تو وہ اللہ کے فضل و کرم سے اس جنگ میں سرخرو ہوتے ہیں اور کامیابی مسلمانوں کا مقدر بن جاتی ہے آپریشن بنیان المرصوص اس کامیابی کا منہ بولتا ثبوت ہے اور اللہ تعالی کی مدد کی بدولت مسلمانوں کو کامیابی نصیب ہوئی اور پاکستان آرمی نے جرات کا مظاہرہ کیا اور انڈیا کے دس ٹھکانوں کو نشانہ بنایا۔ پاکستان بھارت کی اس جنگ میں پاکستان کے اقوام اور افواج اور سیاسی قیادت نے مل کر ملک کی سالمیت اور پاکستان کے امن و امان کی خاطر جوابی کاروائی کی جس میں اللہ تعالی کے فضل و کرم سے اپنے اہداف کو پورا کیا۔"[23] اور جذبہ ہمت کے ذریعے ہندوستان کو شکست تسلیم کرنا پڑی جبکہ بھارت نے بہاولپور پر حملہ کیا اور پاکستان کے مسلمانوں نے جرات اور بہادری کا مظاہرہ کیا اور ہندو کا غرور خاک میں ملا دیا۔ وزیر اعظم شہباز شریف اور سیاسی قیادت نے مل کر پاک آرمی سے مشاورت کی اور جوابی کاروائی کی جس میں ہندوؤں کا سر شرم سے جھک گیا اور مسلم امت کو فتح نصیب ہوئی۔ جو کوئی میلی آنکھ سے پاکستان کو دیکھے گا اس کا جواب صحیح مقصد اور صحیح موقع پر دیا جائے گا۔ یہ آپریشن اس کا منہ بولتا ثبوت ہے مسلمان اچھے کاموں میں ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں اور امت میں اتحاد قائم رہتا ہے اور ایمانی بھائی چارے کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ آپ نے جس اتحاد و محبت کا حکم دیا تھا پاک افواج نے اس اتحاد و بھائی چارے کو قائم رکھتے ہوئے جسد واحد کا ثبوت دیا۔[24]

"آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کے لیے ایک عمارت کی طرح ہے اس کا ایک حصہ دوسرے کو قوت پہنچاتا ہے اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیا۔"[25]

جنگ کے ناسازگار حالات میں بھی پاک فضائیہ اور افواج پاکستان نے جرات اور بہادری سے کام کیا اور اپنے ملک کی سربلندی کے لیے انہوں نے جوابی کاروائی کی اور فتح حاصل کی۔ آپ ﷺ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے جس طرح آپ ﷺ نے اپنی قائدانہ صلاحیتوں کی بدولت غزوہ بدر میں ہمت و جرات کا مظاہرہ کیا۔ اس کے پس منظر میں موجودہ دور کی جنگ میں آپ کے نقش قدم پر چل کر اعلی سیاسی و فوجی قیادت اور مجلس شوری کو مدد کر مشورہ کرنے اعلی افسران اور عام فوجیوں سے مشاورت کر کے جو فیصلے کیے گئے تو وہ حالات کی نزاکت کو مد نظر رکھتے ہوئے درست ثابت ہوئے۔

جس بہادری اور شجاعت کا ثبوت دیا گیا جس کی نظیر کہیں نہیں ہے اس جنگ میں تمام دنیا کے سامنے یہ بات ثابت کر دی کہ جو کوئی پاکستان کی سرحدوں کو پھلانگ کر اس کو نقصان پہنچائے گا تو اس کو جواب ضرور دیا جائے گا اور اس کی میلی انکھوں میں خاک ڈال دی جائے گی۔

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کمند[26]

بنیادی سوال :

1. بنیان المرصوص سے کیا مراد ہے ؟
2. عصر حاضر میں بنیان المرصوص کی کیا اہمیت ہے ؟
3. اس آیت کا تاریخ پس منظر کیا ہے ؟

نتائج :

آپریشن بنیان المرصوص ایک جنگی حکمت عملی ہی نہیں بلکہ امت مسلمہ کے اتحاد کا ثبوت ہے قرآن مجید کی اس آیت کی بدولت مسلمانوں کے اندر جذبہ جہاد بڑھا یہ جذبہ مسلمانوں کے اندر کمزوریوں کو ختم کر کے ان کے حوصلے و جرات کو بڑھایا۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

عصر حاضر میں اس کا اطلاق تعلیمی، سیاسی اور فکری بنیادوں پر کیا جاسکتا ہے کہ امت اس نظریے کے تحت وحدت اور قیادت کو دوبارہ زندہ کر سکے۔

سفارشات :

- نوجوانوں کی تربیت کی جائے تاکہ وہ معاشرے اور پاکستان کے فعال رکن بن سکیں۔
- مسئلہ کشمیر اور فلسطین جیسے مسائل پر امت مسلمہ آواز بلند کرے۔
- دین اور دنیاوی تعلقات میں ہم آہنگی پیدا کی جائے۔
- اسلامی ممالک کے درمیان عملی اتحاد کی کوشش کی جائے ۔
- بین المسالک ممالک کے مکالمے کو فروغ دیا جائے۔
- جذبہ جہاد کو ابھارنے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔

خلاصہ :

بنیان المرصوص نظم وضبط اور اجتماعی طاقت کو پیش کرتی ہے کہ امت اگر متحد ہو گی تو امت مسلمہ کامیاب ہو گی اور اللہ تعالی کی مدد شامل ہو گی جس طرح پاکستان کی اہمیت اس بات کو ثابت کرنے کرتی ہے کہ فتح مسلمانوں کو حاصل ہو گی اور دین اسلام کا نام ہمیشہ سربلند رہے گا اور پوری طرح انڈیا کی ہار ہوئی ہندو ہمیشہ سے سازش کرتے آئے ہیں اور جھوٹ کا سہارا لے کر مسلمانوں کو تنگ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اس بار ہندوستان کی سازشوں اور غلط ارادوں کو ناکام بنادیا گیا ہے۔اور پاکستان افواج نے اپنے ملک کا دفاع کیا اور حق ادا کیا ۔

عصر حاضر میں امت مسلمہ بیرونی دباؤ کا شکار ہے فکر وحدت اور بہترین قیادت کا فقدان ہے۔یہ بنیان المرصوص اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اگر مسلمان سیسہ پلائی دیوار بن کر اور تمام امت مسلمہ مسئلہ فلسطین و مسئلہ کشمیر حل کروائیں توانسانوں کی جان بچائی جاسکتی ہے بلکہ امت مسلمہ عالمی سطح پر بھی موثر کی ادا کر سکتی ہے۔

حوالہ جات

[1] www.wikipedia.com

[2] www.rekhtadictionary.com

[3] فیروز اللغات

[4] اردو دائرۃ المعارف

[5] ثناءاللہ امرتسری، مترجم: پیر محمد کرم شاہ الازہری، تفسیر مظہری، دسمبر 2002، 382/9

[6] سید قطب شہید، تفسیر فی الظلال القرآن، مترجم سید معروف شاہ شیرازی، ادارہ منشورات اسلامی، جولائی 1997، ص 347

[7] www.rekhtadictionary.com

[8] القرآن الصف 4:61

[9]سید فضل الرحمٰن،احسن البیان فی تفسیر القرآن، جلد ہشتم،2007،ص139

[10]مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، اپریل2008،ص419

[11]www.Quran.com

[12]جنرل عاصم منیر(افسانوی مثال)

[13]سید قطب شہید، فی ظلال القرآن،ادارہ منشورات،لاہور(جولائی1992ء)ص340

[14]محمد بن اسمائیل بخاری، صحیح بخاری، کتاب الجہاد، حدیث نمبر2786

[15]محمد بن اسمائیل بخاری، صحیح بخاری، کتاب الجہاد، حدیث نمبر2808

[16]مسند احمد، امام احمد بن حنبل(452/5)

[17]ابو داؤد، کتاب الجھاد، حدیث:2504

[18]ڈاکٹر اسرار احمد، بیان القرآن الخلیق حدام القرآن، پشاور، جون2015،ص:215

[19]صفی الرحمٰن مبارکپوری، الرحیق المختوم، مکتبہ سلفیہ، جنوری2022،ص279

[20]bbc news.com

[21]تفسیر روح المعانی(علامہ آلوسی)

[22]www.dailyjung.com

[23]جنگ،10مئی2025

[24]روزنامہ دنیا

[25]محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری، حدیث نمبر481

[26]اقبال، بالِ جبریل،1935